رامپور میں تصوف کے چند اہم مخطوطات

شعائر اللہ خاں، رامپور

یہ چند مخطوطات، جن کا میں تعارف کرا رہا ہوں، ان میں رہب الزبیر اور وہب الجمال حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کے سلسلہ سے متعلق ہیں۔ اس سلسلہ کے آخری مشہور بزرگ حضرت حافظ شاہ جمال اللہ (م ۱۲۰۹ھ) رامپور میں آئے تھے۔

روہیل کھنڈ میں سلسلہ مجددیہ کی نشر و اشاعت حافظ جمال اللہ کے ذریعہ کافی عمل میں آئی۔ حافظ جمال اللہ حضرت شاہ زبیر مجددی (م ۱۱۵۴ھ) کے خلیفہ سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین (م ۱۱۶۸) سے بیعت تھے۔ ان کے دور تک سلسلہ مجددیہ کی فارسی میں یہ آخری کتب ملتی ہیں، جو سلیس فارسی میں ہیں اور اس پر ہندوی اثرات غالب ہیں۔ اس کے بعد اردو کا دور آتا ہے اور پھر سلسلۂ مجددیہ کی کوئی کتاب فارسی میں نہیں ملتی۔ ان کتب میں مجدد صاحب کی تعلیمات اور نظریات سے بحث کی گئی ہے۔

۱۔ وہب الزبے: مصنف قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین بن سید عنایت اللہ سائز ۲۰×۳۲ ،صفحات ۵۴، سطور ۱۲ ، خط روشن نستعلیق میں ہے جس کے، کاتب رامپور کے مشہور زود نویس میاں جان خاں ہیں۔مصنف نے اپنے پیرو مرشد شاہ محمد زبیر مجددی کے نام پر اس کتاب کو معنون کیا ہے۔ اس کا سال کتابت ۱۳۵۲ھ ہے۔

رامپور میں اس کے دو نامکمل نسخے ملتے ہیں، جو کتب خانہ جامع العلوم فرقانیہ میں موجود ہیں۔لیکن کاتبوں نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ یہ نسخے کیوں پورے نہیں لکھے گئے۔ اس کا ایک نسخہ مواہب محمد زبیر کے نام سے پاکستان میں بھی موجود ہے اور دو نسخے رضالائبریری، رامپور، میں محفوظ ہے۔ رضا لائبریری کے نسخہ ٔاوّل میں ۴۹ صفحات ہیں، سال کتابت نہیں ہے۔نسخۂ دوم کا سال کتابت ۱۱۷۴ھ ہے اور ۶۵ صفحات ہیں۔ خانقاہ منعمیہ، گیا بہار، میں بھی ایک مکمل نسخہ موجود ہے۔

۲۔ رہب الجمال ،مصنف عبد الحمید قادری، سائز ۲۰×۳۲ ،صفحات ۳۴، کتابت روشن نستعلیق، سطور ۱۷ :سال کتابت ۱۳۵۳ھ درج ہے جبکہ کاتب کا نام کاتب میاں خاں ہے۔ اس کتاب کے مصنف عبد الحمید حافظ شاہ جمال اللہ کے مرید ہیں اور انہیں کے نام پر اس کو معنون کیا گیا

ہے۔مصنف کا حال زیادہ نہیں ملتا سوائے اس کے کہ ان کی ایک کتاب ''نسخۂ اوراد'' ملتی ہے۔ جو ۲۰ ×۳۲ کے سائز میں ۴۸ صفحات پر محیط ہے، تعداد سطور ۱۸ ہیں۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ محمد علی خاں اثر رامپوری نے کیا ہے، لیکن غیر مطبوعہ ہے۔ یہ ترجمہ ۱۴×۳۲ کے سائز میں ہے۔ اس کے ۴۳ صفحات ہیں اور سطور کی تعداد ۱۴ ہے کاتب کا نام عبدالواسع حنفی ہیں۔

۳۔ اسرار العاشقین: اس کے مصنف شاہ محمد سرور صدیقی ہیں، جو شیخ عبد الواحد کے برادر دینی ہیں۔ ۱۶ صفحات اور ۲۴ سطور کی کتابت ہے، جو خط نستعلیق میں ہے۔ اس کا سائز ۱۳ ×۲۱ ہے۔اس کے کاتب کرامت اللہ لکھنوی ہیں، جو محلّہ اکبری دروازہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے ۲۷ ربیع الاوّل ۱۱۶۱ھ کو اس کی کتابت کی ہے جو کہ احمد شاہ کے سنہ جلوس کا چھٹا سال ہے۔ یہ نسخہ رامپور کی خانقاہ زیارت خرما کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ جس کے تنہا وارث محمود شاہ نسیم ہیں۔ فہرست عمومی کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آصفیہ میں بھی اس کا ایک نسخہ پایا جاتا ہے، لیکن انہوں نے مصنف کو فیروز صدیقی لکھا ہے جو کہ تحقیق کا متقاضی ہے۔

یہ نسخہ تصوف کے اسرار ورموز کا ایک نادر مرقع ہے جس کے مآخذ معتبر کتب پر مبنی ہیں، جو مصنف کے عمیق مطالعہ اور وسیع النظری کا بین ثبوت ہے۔

۴۔ تحفۃ القادریہ: حضرت شاہ ابو المعالی محمد مسلمی کی تالیف ہے جو ۱۴ ×۲۱ کے سائز میں ہے۔اس کے ۲۹ صفحات ہیں اور ۱۷ سطور کی کتابت خط پاکیزہ نستعلیق میں کی گئی ہے۔

اس کتاب میں حضرت قادریہ کے اوصاف حمیدہ معتبر کتب سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں اور انہیں مختلف ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے، جس میں چند مقامات پر منقبتی نظمیں ہیں جو مصنف کی اپنی ہیں۔ منظومات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ابو المعالی شاعر بھی تھے اور مسلمی تخلص کرتے تھے۔

کتاب کے ترقیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کاتب کا نام محمد اسلم ہے، جنہوں نے غلام محی الدین خاں جیو کی فرمائش پر ۱۶ رمضان ۱۱۴۱ھ کو اس کتاب کی کتابت مکمل کی ہے۔

یہ نسخہ بھی خانقاہ خرما رامپور کے ذخیرۂ محمود شاہ میں پایا جاتا ہے۔ تصوف کی یہ مشہور کتاب ہے جس کی کافی نقلیں ہوئی ہیں۔ ان میں کتابت کی بہت سی غلطیاں راہ پاگئی ہیں اس لئے ایڈیٹنگ کے وقت مندرجہ ذیل نسخے نظر میں رکھے جائیں۔

۱۔نسخہ پھلواری شریف ۲۔نسخہ فرقانیہ رامپور ۳۔نسخہ شاہ ابوالخیر دہلی ۴۔نسخہ ظل الرحمٰن، علی گڑھ۔

۵۔در مجالس: جس کے مصنف سیف ظفر بخاری ہیں، جو ۲۴۸ صفحات پر مشتمل خط شکستہ میں لکھی گئی ہے۔اس کے کاتب منیر الحسن سہانپوری ہیں یہ کتاب کے ۲۳ ابواب میں آخری باب شیخ ابوسعید ابوالخیر کے تذکرے کے لئے وقف ہے۔

☆